Cambridge IGCSE

Cambridge Assessment International Education
Cambridge International General Certificate of Secondary Education

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

7233875522

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2019**

2 hours

Candidates answer on the Question Paper.

No Additional Materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.

The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

This document consists of **13** printed pages and **3** blank pages.

DC (LK) 161587/3
© UCLES 2019

Cambridge Assessment International Education

[Turn over

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر :1

مندرجہ ذیل اشتہار کو غور سے پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

سوال نمبر:1 تا 6

انجمن "محبانِ اردو" کی زیرِ نگرانی ایک شام غزل کا اہتمام اردو زبان کے چاہنے والوں کے نام

اس محفل میں مقامی فن کاروں کے علاوہ وطنِ عزیز سے نامور گلوکار "روشن علی" اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے۔

اپنے دوستوں اور خاندان کے ساتھ خوشگوار ماحول میں آپ کے لیے:

- پرانے اور نئے گیت ،شاندار موسیقی کے ساتھ
- آپ کے پسندیدہ ستاروں کی خوبصورت آوازیں
- کھانے پینے کا بہترین انتظام

یہ رنگارنگ پروگرام 14 اگست کو شام سات سے گیارہ بجے تک الحمر الندن سینٹر میں پیش کیا جائے گا۔

آپ کی تشریف آوری سے فن کاروں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

پروگرام عین وقت پر شروع ہوگا اس لیے وقت کی پابندی لازمی ہے۔ دیر سے آنے والے لوگ اندر داخل نہیں ہو سکیں گے۔

ایک ٹکٹ کی قیمت 20 پونڈ- پہلے دس ٹکٹ خریدنے والے افراد کو ایک ٹکٹ 15 پونڈ میں-

ٹکٹ دروازے پر نہیں ملیں گے۔ اس لیے اس نمبر پر 07771238808 رابطہ کریں اور پیشگی ٹکٹ خریدیں-

اس پروگرام سے اکٹھی ہونے والی رقم کا 5 فی صد حصّہ معذور بچوں کے خیراتی ادارے "المومنین" کو دیا جائے گا-

https://xtremepape.rs/

پچھلے صفحے پر دیے گئے اشتہار کو پڑھیں اور درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

1 انجمن نے اس پروگرام کا انتظام کن لوگوں کے لیے کیا ہے؟

.... [1]

2 روشن علی کا تعلق کس پیشے سے ہے؟

.... [1]

3 کس قسم کے گانے پیش کیے جائیں گے؟

.... [1]

4 دیر سے آنے پر کیا ہوگا؟

.... [1]

5 لوگوں کو کب ٹکٹ خریدنے کا مشورہ دیا گیا ہے؟

.... [1]

6 اس پروگرام سے جمع ہونے والی رقم کن پر خرچ کی جائے گی؟

.... [1]

[کل: 6]

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر :2

عبدالستار ایدھی کے بارے میں لکھی گئی تحریر پڑھ کر دوسرے صفحے پر دیا گیا فارم پُر کریں۔

سوال نمبر :7

عبدالستار ایدھی کا سنہری دور

عبدالستار نے 1928 عیسوی میں بھارت کی ریاست گجرات میں آنکھ کھولی، بچپن سے ہی حساس طبیعت کے مالک تھے۔ان کی والدہ ذیابیطس کی مریضہ تھیں اس لیے گیارہ برس کی عمر میں ہی ان کی تیمارداری کی ذمہ داری خوشدلی سے اپنے کندھوں پر اٹھالی۔انیس برس کی عمر میں ہجرت کر کے کراچی میں رہائش پذیر ہوئے۔ایک ڈاکٹر کی مدد سے ڈسپنسری کھولی اور ان کے مددگار کی حیثیت سے وہاں کام کرنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ تربیت بھی حاصل کرتے رہے۔

1957 میں کراچی میں فلو کی وبا پھیلی تو ایدھی نے تن من کی بازی لگا کر اپنے رضاکاروں کے ساتھ مل کر شہر سے باہر خیمے لگا کر مریضوں کا مفت علاج کیا۔ان کے اس بے لوث جذبۂ خدمت سے متاثر ہو کر شہر کی امیر ہستیوں نے مالی مدد کی تو ڈسپنسری کے ساتھ والی عمارت خرید کر اسے زچگی سنٹر بنا دیا گیا۔مدد کا یہ سلسلہ جاری رہا ،امیر لوگ دل کھول کر اس کارِ خیر میں حصّہ لیتے رہے اور یہ ایدھی کارواں بڑھتا چلا گیا۔ ایدھی ایمبولنس کا پورے پاکستان میں جال بچھ گیا۔جن علاقوں میں ایمبولنس کا جانا دشوار تھا وہاں پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے مدد پہنچانے کا بندوبست بھی موجود تھا۔ایدھی کا کہنا تھا کہ ہماری سروس دنیا کی تیز ترین سروس مانی جاتی ہے۔ایدھی کے بے شمار اداروں نے اپنے ملک کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی شہرت حاصل کی۔

ایدھی نے تمام عمر ایمانداری سے کام کیا اور اپنی تنظیم کے بجٹ سے کبھی بھی ایک پائی تک ذاتی استعمال کے لیے خرچ نہیں کی۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ہر دن کام پر گزار کے پاکستان میں ایک الگ قسم کا ریکارڈ قائم کیا۔ایدھی نے 2015 میں اس جہانِ فانی سے کوچ کیا۔انہیں توپوں کی سلامی دی گئی اور ایک قومی ہیرو کی طرح بڑے اعزاز سے دفنایا گیا۔

© UCLES 2019

https://xtremepape.rs/

پچھلے صفحے پر عبدالستار ایدھی کے بارے میں دی گئی معلومات پڑھ کر فارم پُر کریں۔

عبدالستار ایدھی

مثال: پورا نام: عبدالستار ایدھی

پیدائشی وطن:

.... [1]

کراچی میں پہلی ملازمت کی نوعیت:

.... [1]

وبائی بیماری کے علاج کا خرچہ:

.... [1]

ایدھی تنظیم کو کامیاب بنانے والے لوگ:

.... [1]

ڈسپنسری سے ملحقہ عمارت کا نام:

.... [1]

ایدھی ایمبولنس سروس کی خوبی:

.... [1]

انوکھا ریکارڈ قائم کرنے کی وجہ: برائے مہربانی صحیح جواب کے خانے میں ٹھیک کا نشان لگائیں۔

خود پر پیسہ خرچ نہیں کیا ☐ چھٹی بالکل نہیں کی ☐ توپوں کی سلامی دی گئی ☐ [1]

[کل: 7]

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر :3

لمبی عمر کے بارے میں تفصیلات پڑھ کر دوسرے صفحے پر دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

سوال نمبر :8 تا 10

یہ سچ ہے کہ آج کل غیر صحت بخش کھانے زیادہ پسند کیے جاتے ہیں۔ بچوں، نوجوانوں، اور بوڑھوں کی اکثریت فاسٹ فوڈ مثلاً پیزا، برگر، چپس اور دیگر تلے ہوئے کھانے نہایت شوق سے کھاتی ہے۔ ان کے منفی اثرات سے واقف ہونے کے باوجود لوگ ان سے پرہیز کرنے کے لیے تیار نہیں۔ والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کو ایسی خوراک مت کھلائیں، بلکہ انہیں اچھی اور متوازن خوراک کا عادی بنائیں۔ بچوں کو انڈے، مچھلی اور گوشت کے علاوہ روزانہ پانچ سبزیاں اور پھل کھانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ بیماریوں کا مقابلہ کر سکیں۔ ان میں ایسے اجزاء موجود ہوتے ہیں جو بچوں کی جسمانی نشوونما میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ یادداشت اور ذہنی صلاحیتوں کی کارکردگی کو بھی بہتر بناتے ہیں۔

سائنس دانوں نے یونان کے ایک جزیرے "ایکاریا" کے باشندوں کے طرزِ زندگی پر غور و غوض کیا ہے۔ اس تحقیق کے مطابق اس جزیرے کے لوگ دوسرے یورپین لوگوں کی نسبت اوسطاً تقریباً دس برس زیادہ جیتے ہیں۔ ان کی اس لمبی عمر کی وجہ پھلوں اور سبزیوں کا فراوانی سے استعمال ہے۔ گائے بھینس کے دودھ کی بجائے بکری کا دودھ شوق سے پیتے ہیں۔ جڑی بوٹیوں والی چائے پینا پسند کرتے ہیں جس میں پودینہ اور شہد خاص طور پر ڈالا جاتا ہے۔ یہ لوگ مچھلی کا شکار کرتے ہیں لہٰذا گوشت کی بجائے مچھلی کھانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ زیتون کے تیل کا استعمال بھی ان کی صحت پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ خوراک کے علاوہ دو اور قدرتی عوامل بھی "ایکاریا" کے باشندوں کی درازیٔ عمر کا سبب ہیں۔ یہ جزیرہ چونکہ وادیوں اور پہاڑوں کے درمیان واقع ہے اس لیے اوپر نیچے آنے جانے کی محنت و مشقّت ان لوگوں کو چست اور توانا رکھتی ہے۔ یہ اپنے خاندان کے ساتھ وقت گزارنے کو فوقیت دیتے ہیں۔ ان لوگوں کا اپنے بزرگوں کے ساتھ رویّہ بہت مشفقانہ ہوتا ہے شاید اسی وجہ سے ان کے بزرگ مایوسی اور تنہائی کا شکار کم ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کی رفتار نہ زیادہ تیز ہے اور نہ ہی بہت سست، شاید اسی لیے یہ لوگ زیادہ دباؤ کا شکار نہیں ہوتے۔ تروتازہ اور آلودگی سے پاک آب و ہوا بھی ان کی زندگی میں نکھار پیدا کرتی ہے۔ سگریٹ نوشی بھی بہت کم کرتے ہیں بس یوں سمجھ لیں کہ یہ ایک صحت مند زندگی گزارنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

https://xtremepape.rs/

پچھلے صفحے پر لمبی عمر کے بارے میں لکھی گئی معلومات پڑھ کر آپ "اچھی صحت کے راز" پر ایک مضمون لکھ رہی/رہے ہیں۔ مضمون کا خاکہ نکات کی شکل میں تیار کریں۔ اپنے نکات مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت لکھیں:

8 متوازن غذا کے جسم پر اثرات ۔

- .... [1]
- .... [1]
- .... [1]

9 "ایکاریا" کے باشندوں کی پینے کی پسندیدہ اشیا ۔

- .... [1]
- .... [1]

10 "ایکاریا" کے باشندوں کی اچھی صحت کی ماحولیاتی وجوہات ۔

- .... [1]
- .... [1]

[کل: 7]

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر:4

خود کار کاروں کے بارے میں درج ذیل تفصیل پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیے گئے سوال کا جواب لکھیں۔

سوال نمبر:11

خود کار کاریں/خود بخود چلنے والی کاریں

سب سے پہلی موٹر کار تقریباً 132 سال پہلے بنائی گئی، تب سے آج تک اس کی شکل اور ساخت میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ کار نے انسان کی زندگی میں سفر کے حوالے سے اتنی آسانیاں پیدا کر دی ہیں کہ اب اس کے بغیر زندگی گزارنے کا تصور ہی ناممکن ہے۔ کار ساز کمپنیاں ہمیشہ سے اس کوشش میں رہی ہیں کہ لوگوں کی ضرورت اور شوق کو مدّ نظر رکھتے ہوئے وہ مارکیٹ میں نئی سے نئی گاڑی لائیں ۔ ابھی تک کار چلانے کے عمل کا دارومدار انسان پر ہی تھا مگر اب اس میں ایک نمایاں تبدیلی رونما ہونے والی ہے۔ مستقبل قریب میں ایسی کاریں مارکیٹ میں آجائیں گی جو ڈرائیور کے بغیر چلنے کی صلاحیت رکھتی ہوں گی ۔ سڑکوں پر جب ڈرائیور والی اور خود کار کاریں ایک ساتھ دوڑیں گی تو یقیناً مشکلات پیدا ہوں گی۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ایک ہی وقت میں دو نظام کا چلنا مصیبت کو دعوت دینا ہے۔ مشین کا کیا بھروسہ چلتے چلتے بیچ چوراہے میں خرابی ہونے کی صورت میں دوسری گاڑیوں سے ٹکرا جائے۔ ایسی صورت میں ڈرائیور والی گاڑیاں اپنا بچاؤ کیسے کریں گی۔

اس بات کے لیے ہم ذہنی طور پر تیار ہیں یا نہیں؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لیے امریکہ میں ایک سروے کیا گیا جس کے نتائج سے اس بات کی تصدیق ہوگئی ہے کہ تقریباً 37 فی صد لوگ ایسی کاریں استعمال کرنے کے لیے آمادہ ہیں۔ باقی ماندہ 63 فی صد لوگوں کو یہ فکر لاحق ہے کہ ہم مشین پر کُلی طور پر کیسے بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اس طرح تو اک شورِ بے ہنگم کھڑا ہو جائے گا۔ پارکنگ کے وقت بھی مسائل پیش آنے کے امکانات موجود ہیں۔ موجودہ طرز کی گاڑیوں کو خود کار کاروں میں بدلنے کے لیے قابل اعتماد ماہرین درکار ہونگے جن کی کمی کی وجہ سے پریشانیوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ ایک اور تشویش یہ بھی ہے کہ خود کار کاروں کے استعمال اور ڈرائیونگ کی مہارت نہ ہونے کی وجہ سے بوقت ضرورت ہمیں مشکل پیش آسکتی ہے۔

ان اندیشوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے گوگل کے ملازمین نے تجربے کے طور پر خود کار کاروں میں تقریباً دو لاکھ میل کا سفر بخوبی سرانجام دیا ہے۔ بڑی بڑی کار بنانے والی کمپنیوں اور ماہرین کا دعویٰ ہے کہ تمام جدید تر تکنیکی صلاحیتوں اور مواصلات کے نظام کو یکجا کر کے یہ خود کار کاریں بنائی جائیں گی اور حفاظتی نکات کی طرف خاص طور پر توجہ مبذول کی جائے گی۔ سروے کے مطابق صرف 20 فی صد لوگ اپنی کاروں کو خود کار کاروں میں بدلنے پر 3 ہزار ڈالر تک کی رقم خرچ کرنے پر رضامند ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ باقی 80 فی صد ابھی سوچ میں غلطاں ہیں اور اضافی اخراجات کے حق میں نہیں ہیں۔ کتنی بھی یقین دہانی کرائی جائے لوگوں کے خدشات اپنی جگہ ہیں۔ اب آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا؟

https://xtremepape.rs/

پچھلے صفحے پر خودکار کاروں کے بارے میں لکھی گئی معلومات پڑھیں اور لوگوں کے خدشات کے بارے میں ایک خلاصہ لکھیں۔ آپ کا خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

خلاصے کے مواد کے 6 مارکس اور صحیح زبان کے 4 مارکس دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کل: 10]

© UCLES 2019

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر:5

گداگری کے مسائل پر دی گئی معلومات پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

سوال نمبر:12 تا 18

گداگری ایک سنگین مسئلہ

اکیسویں صدی میں داخل ہونے کے باوجود دنیا بھر میں سنجیدہ مسائل کی کمی نہیں بلکہ ان میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اسی طرح گداگری بھی ایک ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں چلیں جائیں گداگر کسی نہ کسی روپ میں مل ہی جائیں گے۔ بھیک مانگنے کے پیچھے عوامل کچھ بھی ہوں مگر دو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں۔ ایک وہ لوگ جو مجبوری اور مشکل حالات کی وجہ سے یہ پیشہ اپناتے ہیں مثلاً بے گھر ہونے کی وجہ سے۔ دوسرے وہ جو اپنی مرضی سے یہ راستہ چنتے ہیں۔ اگر ہم اس پر مزید غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس کی کئی دوسری وجوہات بھی ہو سکتی ہیں جیسا کہ غربت، بے روزگاری اور نشے کی عادت ۔

کچھ ممالک میں بھیک مانگنے کے باقاعدہ اڈے موجود ہیں۔ جرائم پیشہ لوگ معصوم بچوں کو اغوا کر کے اپنے قبضے میں کر لیتے ہیں اور پھر ان سے بھیک مانگنے کا کام کرواتے ہیں۔ ان معصوم بچوں کا اس آمدنی پر کوئی حق یا اختیار نہیں ہوتا۔ ٹیلیویژن اور اخبارات اکثر ایسے مسائل عوام کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں تاکہ لوگ خبردار رہیں۔ اب تو برطانیہ میں بھی اس طرح کے منظم گداگر نظر آتے ہیں۔ آپ کو عین شہر کے وسط میں اور ارد گرد کے علاقوں میں بے گھر لوگ گداگروں کا روپ دھارے مل جائیں گے۔ برطانیہ میں صحیح معنوں میں بے گھر لوگوں کے لیے اسکیم بنائی گئی ہے، جیسا کہ رسالہ بیچ کر آمدنی حاصل کرنا۔ مگر منظم شدہ فقیر ایسی اسکیموں میں حصہ نہیں لیتے۔ بلکہ سڑکوں پر بھیک مانگ کر لوگوں کو پریشان کرتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح سے بھیک مانگنا برطانیہ میں غیر قانونی سمجھا جاتا ہے۔

کچھ لوگ جو شہر کے مرکزی علاقے کو دیکھنے یا خریداری کی غرض سے آتے ہیں تو وہ اس سے بہت پریشان ہوتے ہیں۔ ایک مشہور تاجر کا کہنا ہے کہ وہ شہر کے مرکزی علاقے سے اپنی دکان اس وجہ سے کہیں اور منتقل کر رہے ہیں کیونکہ ان کے گاہک بھکاریوں کو دیکھ کر دل میں شرمندگی محسوس کرتے ہیں اور وہاں آنے سے اجتناب کرتے ہیں۔ باقی تاجروں کا بھی یہی خیال ہے کہ گداگروں کی موجودگی سے ان کی تجارت پر منفی اثر پڑتا ہے۔

برطانیہ میں ایک ایسا اچھا نظام موجود ہے کہ جہاں حکومت ہر شخص کی کھانے پینے کی ضروریات مہیا کرتی ہے وہاں عام لوگ بھی اس کام میں شامل نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت سر ڈھانپنے کے لیے چھت کا انتظام بھی کر سکتی ہے۔ مزید یہ کہ خیراتی ادارے بے گھر اور دیگر ضرورت مند لوگوں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ اگرچہ ایسی تنظیمیں محسوس کرتی ہیں کہ مناسب حد تک انتظام موجود نہیں اور ہمیں ان لوگوں کی مدد کی مزید کوشش کرنی چاہیے۔

ایک طرف تو حکومت نے ہر شہر کے مرکزی علاقے میں شاندار عمارات بنا کر ان کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف انسان ہیں کہ ان عمارات کے سامنے بے بسی کی منہ بولتی تصویر بنے بیٹھے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ حکومت ایسے لوگوں کے لیے تربیتی پروگرام رکھے یا پھر انہیں رضاکارانہ طور پر ہفتے میں چند گھنٹے کام کرنے کے مواقع فراہم کرے تاکہ وہ اپنے وقت کو مثبت انداز میں صرف کریں۔

© UCLES 2019

https://xtremepape.rs/

پچھلے صفحے پر "گداگری کے مسائل" پر دی گئی معلومات پڑھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

12 بھکاریوں کی دو اقسام کی وضاحت کریں۔

[1] ....

[1] ....

13 بچوں کو گداگری میں کیسے استعمال کیا جاتا ہے؟

[1] ....

14 متن کے حوالے سے برطانیہ میں بنائی گئی خاص اسکیم کا مقصد کیا ہے؟

[1] ....

15 تاجر گداگروں سے کیوں پریشان نظر آتے ہیں؟

[1] ....

16 برطانوی نظام کی دو خوبیاں بیان کریں۔

[1] ....

[1] ....

17 برطانیہ میں گداگری کے حوالے سے امدادی نظام کے بارے میں فلاحی تنظیموں کی سوچ کیا ہے؟

[1] ....

18 مصنف کی رائے میں حکومت کو گداگری سے نپٹنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ دو باتیں لکھیں۔

[1] ....

[1] ....

[کل: 10]

https://xtremepape.rs/

مشق نمبر :6

مضمون نویسی کے مقابلے میں حصہ لینے کے لیے درج ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیں۔

سوال نمبر :19

آپ کے اسکول/کالج نے مضمون نویسی کا ایک مقابلہ رکھا ہے۔

آپ "کھیلوں کے مقابلے" کے عنوان پر ایک مضمون لکھیں۔

آپ کا مضمون 150-200 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

آپ چاہیں تو مندرجہ ذیل نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

- کھیلوں کے مقابلے کے دو مثبت پہلو
- کھیلوں کے مقابلے کے دو منفی پہلو
- مستقبل میں کھیلوں کے بین الاقوامی مقابلے

مضمون کے مواد کے 10 مارکس

اور صحیح زبان کے استعمال کے 10 مارکس

© UCLES 2019

https://xtremepape.rs/

[20 :کل]

© UCLES 2019

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

© UCLES 2019

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.

https://xtremepape.rs/